سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(جمعتہ المبارک 22، سوموار 25، منگل 26، بدھ 27، جمعرات 28، جمعتہ المبارک 29۔نومبر 2019)

(یوم الجمع 24، یوم الاثنین 27، یوم الثلاثہ 28، یوم الاربعاء 29، یوم الخمیس، 30۔ ربیع الاوّل، یوم الجمع یکم ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ جات : 5 تا 10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولھواں اجلاس

جمعتہ المبارک،22-نومبر2019

جلد 16 : شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	-----------	469
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	471
3-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	472
	سوالات(محکمہ زراعت)		
4-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	473

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
5۔	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پی اینڈ ڈی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا ----------	477
6۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ----------	477
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
7۔	پرائس کنٹرول پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	484
	سوموار، 25۔نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 6	
8۔	ایجنڈا ----------	523
9۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	527
10۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	528
	تعزیت	
11۔	سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت ----------	529
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	529
	پوائنٹ آف آرڈر	
13۔	میڈیکل اور ڈینٹل کے طالب علموں کو Viva کی بنیاد پر فیل نہ کرنے کا مطالبہ ----------	539
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ----------	543
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	557

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
16۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	592
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	601
	قرارداد		
18۔	ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُرزور الفاظ میں مذمت	-----------	602
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	603
	قرارداد		
20۔	ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی رکھنے کا مطالبہ	-----------	604
	توجہ دلاؤ نوٹس		
21۔	لاہور: گلے پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے 35 سالہ نوجوان کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	-----------	607
22۔	شیخوپورہ: گھریلو ملازمہ کا زیادتی کے بعد قتل	-----------	608
	تحاریک التوائے کار		
23۔	گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار	-----------	610
24۔	لاہور میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ	-----------	612
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
25۔	محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	613

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
26-	لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	614
27-	حکومت پنجاب کے حسابات مدبندی برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	614
28-	حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	615
29-	چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	615
30-	سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	616
31-	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	616
32-	پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-iii) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	617
33-	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	618
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
34-	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	-----------	625

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
35۔	مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019	-----------	636
36۔	مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019	-----------	671
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019	-----------	676
	منگل، 26۔نومبر 2019		
	جلد 16 : شمارہ 7		
38۔	ایجنڈا	-----------	683
39۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	687
40۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	688
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
41۔	مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	692
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	693
43۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	730
44۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	743
	تحاریک التوائے کار		
45۔	ماڈل ٹاؤن کی کمرشل مارکیٹوں میں سوسائٹی کے ممبران کی ملی بھگت سے تجاوزات کا قیام	-----------	762
46۔	پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی ہڑتال سے عوام الناس علاج معالجے کی سہولت سے محروم	-----------	763

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	مسودہ قانون(متعارف کرنے کی تحریک)		
47۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک (۔۔۔جاری)	-----------	765
	مسودہ قانون(جو متعارف ہوا)		
48۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019	-----------	765
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
49۔	65 سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں کرایہ سے مستثنٰی قرار دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	766
50۔	نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ	-----------	768
51۔	سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کرنے کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ	-----------	769
52۔	صوبہ میں سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ	-----------	771
53۔	پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ	-----------	773
54۔	شوگر ملوں کی طرف سے زمینداروں کو گنّے کی سپلائی کی ادائیگی فی الفور کروانے کا مطالبہ	-----------	774
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)		
55۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	778
56۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	779

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
57-	ایڈورڈ کالج پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دینے کا مطالبہ	-----------	780
	زیرو آر نوٹس		
58-	چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی ایریا میں ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ	-----------	783
	بدھ، 27-نومبر 2019		
	جلد 16 : شمارہ 8		
59-	ایجنڈا	-----------	787
60-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	789
61-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	790
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
62-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	791
63-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	823
64-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	852
	پوائنٹ آف آرڈر		
65-	مایہ ناز آرٹسٹ جناب شوکت علی کی تیمارداری اور مالی امداد کا مطالبہ	-----------	873
	تحاریک التوائے کار		
66-	پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات کی وجہ سے ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم	-----------	875

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
67۔	حکومت پنجاب کے مختلف محکموں اور پراجیکٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	877
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
68۔	مسودہ قانون سزا دہی پنجاب 2019	-----------	878
	زیرو آور نوٹس		
69۔	چنیوٹ جھنگ روڈ ٹول پلازہ سے وصول ہونے والا ٹال ٹیکس خُورد بُرد ہونے کا انکشاف	-----------	880
	پوائنٹ آف آرڈر		
70۔	گنّے کے کاشتکاروں کو ادائیگی، کرشنگ سیزن شروع اور گنّے کی قیمت میں اضافہ کرنے کا مطالبہ	-----------	881
	جمعرات، 28۔نومبر 2019		
	جلد 16 : شمارہ 9		
71۔	ایجنڈا	-----------	885
72۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	889
73۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	890
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)		
74۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	891
75۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	926
76۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	950

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	توجہ دلاؤ نوٹس
959	77۔ سرگودھا:منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل کی ہلاکت ------------
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)
	78۔ مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019
960	کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------
	79۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019،
	مسودہ قانون (ترمیم) ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019
	اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
961	کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------
	تحاریک التوائے کار
	80۔ کوٹ لکھپت قبرستان میں تین نومولود بچوں
962	کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف ------------
963	81۔ معصوم بچوں سے جنسی زیادتی اور پورنوگرافی جیسے واقعات میں اضافہ ------------
966	82۔ سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا ------------
	83۔ قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے
967	سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ ------------
968	84۔ کورم کی نشاندہی ------------
	سرکاری کارروائی
	85۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997
970	کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک ------------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
86۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	971
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع کی قراردادیں)	
87۔	آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 ------------	972
88۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ------------	973
89۔	آرڈیننس (ترمیم) ویلیج پنچایتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019 ------------	974
90۔	آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ------------	976
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
91۔	حکومت پنجاب کے مختلف محکموں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	977
	زیرو آور نوٹس	
92۔	(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	978
	جمعتہ المبارک، 29۔ نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 10	
93۔	ایجنڈا ------------	981
94۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	983
95۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	984
	پوائنٹ آف آرڈر	
96۔	کورٹ میں پیشی کے دوران معزز ممبر اسمبلی پر پولیس کا تشدد ------------	985
	سوالات (محکمہ زراعت)	
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	995

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
98۔	کورم کی نشاندہی	------------	997
99۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	998
100۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	1022
101۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	1043
102۔	انڈکس		

469

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22۔نومبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث جاری رہے گی۔

471

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،22۔نومبر 2019

(یوم الجمع،24۔ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 41 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ
رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

سُوْرَةُ النَّبَاِ آیات 35 تا 38

وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات)(35) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر (36) وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہیں ہو گا(37) جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو(38)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دو سرا کے لئے
سجی ہے محفلِ کونین مصطفیٰ کے لئے
حضورؐ نور ہیں محمودؐ ہیں محمدؐ ہیں
جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثناء کے لئے
فراز طور پہ وہ بے نقاب کیوں ہوتے
کہ آشنا کی تجلی تھی آشنا کے لئے
میرے کریمؐ میرے چارہ ساز و بندہ نواز
تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!وزیر قانون کل بھی تشریف فرما تھے۔آج یہ جو مہنگائی کا issue بہت important ہے اور لوگوں کا بڑا deep concern ہے اور لوگوں کا جسم اور روح کا رشتہ بر قرار رکھنا مشکل ہو چکا ہے تو اس لئے کل یہ بات ہوئی تھی کہ اگر ہو سکے تو وقفہ سوالات کو cancel کر کے مہنگائی کے issue پر بحث کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو!اصل میں سب کی تیاری ہے اس لئے ہم کچھ سوال take up کر کے پھر آگے بڑھیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

RANA MUNAWAR HUSSAIN: Mr Speaker! on his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر!سوال نمبر 565 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زراعت کا زرعی زمین پر صنعتی زون
قائم کرنے کے لئے این او سی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

565*: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلین اینڈ گرین پنجاب سکیم کے تحت زرعی اور قابل کاشت رقبہ کو انڈسٹریل مقاصد کے استعمال میں لانے سے روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) سال 2018 کے دوران محکمہ زراعت نے زرعی زمین پر صنعتی زون قائم کرنے کے لئے اب تک کتنے این او سی جاری کئے ہیں؟

(ج) یہ این او سی کتنے کتنے رقبہ کے لئے اور کس کس علاقہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال کے تینوں جُز جن کے جوابات مانگے گئے ہیں۔ ان میں لکھا ہوا ہے کہ یہ محکمہ زراعت سے متعلق نہیں ہیں تو میری منسٹر صاحب سے یہ request ہے کہ اس وقت جتنی بھی ہاؤسنگ کالونیز بن رہی ہیں ان سب کی رجسٹری اُس وقت نہیں ہوتی جب تک اس کا این او سی جاری نہیں ہوتا ہے اور یہ اتنا اہم کام ہے کہ جہاں زرعی رقبہ پر صنعتی زون بننے ہیں یا کوئی بھی انڈسٹری لگنی ہے تو اس کا این او سی جاری کرنا محکمہ ایگریکلچر کی ذمہ داری ہے تو یہاں تینوں جُز کا جواب آیا ہوا ہے کہ ہمارے متعلق سوال نہیں ہے تو میں اس بارے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی ایسا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو سوال پوچھا ہے اس میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کوئی role نہیں ہوتا۔ اس میں role ضلع کونسل یا میونسپل کمیٹیوں کا ہے یہ این او سی میونسپل کمیٹی یا ضلع کونسل دیتے ہیں اور اس پر پانچ چھ ایسے ڈیپارٹمنٹ ہیں جن کا الگ الگ این او سی لینا پڑتا ہے لیکن محکمہ زراعت اس میں کوئی role play نہیں کرتا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! بالکل منسٹر صاحب بات ٹھیک فرمارہے ہیں لیکن آج کل جہاں پر بھی کوئی انڈسٹری لگ رہی ہے، میرا تعلق سرگودھا سے ہے اور وہاں stone crushing industry میں تھوڑا بہت increase ہو رہا ہے ویسے تو کاروبار بالکل ہی بند ہو گیا ہے۔ اگر کوئی یونٹ لگاتا ہے تو اس کو پہلے environment والوں سے این او سی لینا پڑتا ہے پھر اس کا بجلی کا کنکشن لگتا ہے۔ یہ اتنا بڑا اور اہم کام ہے کہ جہاں پر ایگریکلچر لینڈ پر انڈسٹری لگنی ہے تو اس سے محکمہ زراعت لاتعلق ہے مجھے تو بالکل حیرانی ہوئی ہے اور میں اس جواب پر مطمئن نہیں ہوں۔ اس میں ذرا صحیح طریقے سے منسٹر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ بٹھائیں اور پوچھیں کیونکہ زرعی رقبوں کو بڑی تیزی سے ہاؤسنگ کالونیز اور انڈسٹریز میں utilize کیا جارہا ہے۔ آنے والے وقتوں میں پاکستان اور صوبہ کی عوام کے لئے بڑی پریشانی ہوگی۔ ہماری crops disturb ہوں گی تو اس بارے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں اس پر تھوڑا سا ہاؤس کو apprise کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں آپ کو پتا ہے کہ جو ایگریکلچر لینڈ ہے وہ کسی نہ کسی کی پراپرٹی ہوتی ہے اور وہ اپنی پراپرٹی کس طرح utilize کرتا ہے اس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب urbanization کیونکہ over population اور lake of facilities کی وجہ سے بڑے شہروں میں لوگ migrate کر کے آ رہے ہیں تو اس میں ہم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کسی طرح کا role play نہیں کرسکتے۔ یہ کوئی پالیسی urbanization کو کنٹرول کرنے کے لئے بنے تو اس میں کچھ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی جو reservation ہے وہ ہے تو بالکل ٹھیک لیکن اس میں ہم بطور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کوئی role play نہیں کر سکتے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میں نے ایک precedent آپ کو پیش کیا ہے کہ environment والے جب این او سی نہیں دیتے کسی بھی انڈسٹری کا اس وقت تک بجلی کا میٹر نہیں لگتا اور وہاں پر ٹرانسفارمر کی installation نہیں ہوتی تو جب environment ڈیپارٹمنٹ نے اتنی strict policy adopt کی ہوئی ہے تو کیا جہاں پر ہمارا اتنا وسیع رقبہ محکمہ ایگریکلچر کا utilize ہو رہا ہے تو کیا آپ اس پر آپس میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ coordination نہیں کر سکتے اور اس ایگریکلچر لینڈ کو جن لوگوں نے بہت زیادہ رقبے لے کر ان کو occupied کر کے ان کی چار دیواریاں بنا کر ان کو بنجر قدیم بنا کر چھوڑا ہوا ہے تو اس بارے میں بھی سوچیں تاکہ ہمارے زرعی رقبے بلاوجہ خراب نہ ہوں اور وہاں پر crops پیدا ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو دیکھ لیں۔ ان کی بڑی genuine قسم کی reservation ہے اس پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو کچھ ہو سکے یا آپ جو بھی کر سکیں اس کو لازمی دیکھ لیجئے گا، اس چیز کو take care کر لیں اور یہ ان کا بڑا valid point ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید کوثر قائمہ برائے پلاننگ و ڈویلپمنٹ کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پی اینڈ ڈی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں

The Punjab Public partnership Bill 2019. (Bill No.30 of 2019).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ وڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1529 سید عثمان محمود کا ہے ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1574 جناب ممتاز علی کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی بیٹی کی death ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کر دیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1596 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں گندے پانی سے سبزیوں کی کاشت کو روکنے سے متعلقہ تفصیلات

***1596: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں (ڈرین) گندے نالوں کے پانی سے سبزیوں کو سیراب کیا جا رہا ہے؟

(ب) کون سے علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیر اب کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس گھناؤنے کام کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے یا مستقبل میں سدّباب کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جارہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! شہر لاہور کے مضافاتی کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیر اب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں۔

(ب) شہر لاہور کے مضافات میں مندرجہ ذیل علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیر اب کیا جارہا ہے۔ ہلوکی، گجو متہ، کچوانہ بستی، ڈُلو خورد، چندرائے، دیو ثانی، ہڈیارہ، نور پور، گاگا، کھر ملیاں، جھلیاں۔ اِن علاقوں میں مجموعی طور پر 284 ایکڑ رقبہ گندے پانی سے سیر اب کیا جارہا ہے جس میں سے زیادہ تر رقبہ سبزیات اور بقیہ چارہ جات و دیگر فصلات کے زیرِ کاشتہ ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور کسانوں کو گندے پانی سے فصلات اور سبزیات کی کاشت سے منع کرتا ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گندے پانی سے سبزیات کی کاشت کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ لاہور شہر میں بہت بڑا مسئلہ بنتا جارہا ہے کیونکہ لاہور شہر میں جو ہمیں سبزی میسر ہے وہ سارے گندے پانی سے سیر اب کی جارہی ہے تو پہلے میں محکمہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میری ساری باتیں کو admit کیا جو کہ میں تمام ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گی اور سب کی توجہ چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں نے پہلا سوال یہ پوچھا تھا کہ کیا شہر لاہور میں گندے پانی ڈرین کے ساتھ سبزی کو سیراب کیا جارہا ہے تو محکمے نے بالکل اسے admit کر کے کہا کہ بالکل کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ کون سے علاقے ہیں جو کہ ان گندے پانی اور نالوں سے سبزیوں کو سیراب کر رہے ہیں تو جواب ملا کہ ہلوکی، گجومتہ، کچوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیو ثانی، ہڈیارہ، نور پور، گاگا، کھرملیاں، جھلیاں۔ It means کہ یہ تمام مضافاتی علاقے ہیں اور انہی علاقوں میں سیراب ہونی والی جو سبزی ہے وہ شہر کو دستیاب ہوتی ہے تو میں اس لئے بھی محکمہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس چیز اور serious matter کو admit بھی کیا اور عوام کو بتایا بھی اور یہ بھی بتایا کہ 284 ایکڑ زمین پر سبزی گندے اور زہریلے پانی کے ساتھ سیراب ہو رہی ہے جو لاہور شہر کے باسیوں تک پہنچ رہی ہے لیکن مجھے تھوڑی سی مایوسی اس بات پر ہوئی کہ جو میرا اصل مقصد highlight کرنے کا تھا وہ یہ تھا کہ ان کے خلاف کا تادیبی کارروائی کی جارہی ہے، کون سے ایسے اقدامات ہیں کہ ہم جن سے لاہور شہر میں آنے والی زہریلی سبزی سے بچ سکیں تو اس میں ادارے نے کہا کہ ہم ویسے تو انہیں بتاتے رہتے ہیں کہ یہ کام ٹھیک نہیں ہے لیکن یہ ذمہ داری فوڈ اتھارٹی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا معصومانہ سوال یہ ہے کہ سبزیاں کاشت ہو رہی ہیں اور فصلیں لگی ہوئی ہیں تو کیا ان فصلوں کا زراعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سبزیاں بیشک زراعت کے ساتھ منسلک ہیں لیکن میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم صرف کسانوں کو روک سکتے ہیں لیکن زبردستی نہیں کر سکتے۔ جہاں تک محترمہ کی بات ہے تو یہ فوڈ اتھارٹی کی domain میں آتا ہے اور ہم وقتاً فوقتاً ان کو لکھ کر بھیجتے ہیں کہ یہ کام صحیح نہیں ہو رہا اور اس پر فوڈ اتھارٹی نے کئی دفعہ ہل بھی چلائے ہیں لیکن ہمارے کاشتکار بھائی کو روکنا اتنا آسان نہیں ہوتا جن کی زمین ہوتی ہے اسے کسی نہ کسی طریقے سے utilize رکھنا چاہتے ہیں تو وہ نقصان بھی for the time being برداشت کر لیتے ہیں لیکن جیسے رکنا چاہئے وہ ہمارے کسان رکتے نہیں ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھتی ہوں کہ کیا ہم سب اس ایوان میں اتنی بے بسی کا مظاہرہ کریں اور ہم کہیں کہ ہاں مانا کہ ہمارے گھروں تک زہر آرہا ہے، ہمارے بچے وہ زہر کھا رہے ہیں، ہماری خواتین اور ہمارے بزرگ زہر کھا رہے ہیں لیکن زراعت کا شعبہ اس لئے بے چارہ بے بس ہے کہ وہ موجودہ ہاریوں اور کاشتکاروں کو روک نہیں سکتا تو اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کی writ تو پھر کہیں fall نہیں کرتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اپنی زمین پر زہر اُگانے لگ جاؤں تو کوئی مجھے اس لئے نہیں روکے گا کہ وہ میری زمین ہے اور اگر فوڈ اتھارٹی کا اس سے لنک ہے تو زراعت کے محکمے نے اس issue پر کتنی میٹنگز ان کے ساتھ کیں، ان کے خلاف کیا کیا تادیبی کارروائیاں کیں، کیا اس اقدام کو روکنے کے لئے کوئی موثر حکمت عملی اپنائی گئی ہے، کیا اس گندے پانی کو روکنے کے لئے یا ان فصلوں کو کبھی تلف کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر تھوڑا سا ایکشن لیا جائے آپ آپس میں فوڈ اتھارٹی کے ساتھ ایک کنکشن بنائیں اور جو لوگ یہ کر رہے ہیں کوشش کریں اُن کو روکیں یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے کل کو کوئی اپنی زمین پر بھنگ اُگانا چاہے تو وہ بھنگ اُگانا شروع کر دے اور کچھ اور کرنا چاہے کر دے۔ The concerned Ministry should be serious about it. اس معاملے کے لئے منسٹر صاحب! آپ بھی کچھ کریں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہاں کے جو کسان ہیں اُنہیں on board لیں اُن کے ساتھ بات کریں کوئی ایسا طریق کار لے کر آئیں کہ کل کو اگر وہ دوبارہ ایسا کریں تو قانون کے مطابق اُن کے خلاف کارروائی ہو۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جو ہمارے اربن ایریا کے ساتھ زمینیں ہیں یہ سلسلہ کم از کم 20، 30، اور 40 سال سے چلا آرہا ہے اب چونکہ ہمیں awareness ہوئی ہے اور ہم اس چیز کو بڑا seriously لے رہے ہیں۔ اب for the time being یہ ہمیں نظر آرہا ہے لیکن ہم اس کو روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو روکیں گے کیونکہ یہ اب serious matter بن گیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ ہمارے

کسان بھائی routine میں ہمیشہ شہروں کے ساتھ سبزیاں اسی پانی سے سیراب کرتے تھے اب چونکہ یہ sensitive matter ہے ہم اس کو seriously لے رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا شکریہ۔ میرا اس ہاؤس میں سوال کو لانے کا صرف مقصد یہ تھا کہ یہ سوال آئے اور چند منٹ ہونے کے بعد ختم نہ ہو جائے یہ بہت اہم ایشو ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے اوپر کوئی ایسی رولنگ دے دیں، کوئی رپورٹ آجائے یا minutes آجائیں کہ کام ہو رہا ہے یا کیا ہونے جا رہا ہے؟ Otherwise میرا یہاں کھڑے ہونے کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا کہ سوال ختم ہوا اور پھر وہی سبزیاں اور وہی ساری چیزیں، وہی سب کچھ چلے گا تو اس میں ذرا مہربانی کریں یہ عام بندے کی بات ہے میرا اور آپ کا معاملہ نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو گندے پانی سے سبزیاں اُگائی جا رہی ہیں یہ صرف شہروں کا گندا پانی نہیں ہے بلکہ انڈسٹری کا بھی جو کیمیکل والا پانی ہے وہ بھی ان کو لگ رہا ہے جیسے ملک نعمان احمد لنگڑیال نے فرمایا ہے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نہیں فوڈ ڈیپارٹمنٹ اس کا ذمہ دار ہے تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ اُس وقت ذمہ دار ہو گا جب وہ اشیاء خورد ونوش منڈی تک پہنچیں گی، جب تک اُس پر کوئی پھل ہی نہیں لگتا کوئی سبزی تیار ہی نہیں ہوتی تو میرا نہیں خیال کہ وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہو گی وہ ذمہ داری انہی کی ہو گی جس طرح منسٹر صاحب بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں ایک دو روز قبل ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے بھی کہہ دیا کہ یہاں پر ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں تو میں کہاں سے لاؤں یہ سارا کام کرنا ان ہی کی ذمہ داری ہے۔ کل کو مجھے اجازت دیں میں پوست کاشت کر دیتا ہوں پھر مجھے کچھ نہیں کہیں گے اور میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! جب ہم اپنی فصلوں کو تلف کرنے کے لئے جلاتے ہیں جس سے یہ سموگ وغیرہ ہو رہی ہے تو اُس پر بھی کارروائی محکمہ زراعت کرتا ہے تو یہ اتنی بے بسی کا اظہار نہ کریں ہاؤس میں ensure کریں کہ ہم اس پر کارروائی بھی کریں گے ایکشن بھی لیں گے اور اس کو روکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی بے بسی کا اظہار ہے اور نہ ہی کوئی اس طرح کی ہمیں مجبوری ہے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے یہ practice پچھلے چالیس، پچاس سال سے چلی آرہی ہے اب چونکہ ہم اس معاملے میں sensitive ہوئے ہیں تو ہمیں اس کو روکنا ہے۔ ہمیں بھی پتا ہے اور کاشت کرنے والوں کو بھی پتا ہے کہ یہ مضر صحت ہے اب اس پر ایکشن ہو گا اور کوئی اس پر بے بسی کی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ensure کرتے ہیں کہ آپ اس پر ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے محکمے تک assurance دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ensure کر رہے ہیں کہ اس پر ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ خالی لاہور کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے یہ صرف لاہور کو پوائنٹ آوٹ کر رہے ہیں ہمارا ڈسٹرکٹ لیول کا ہر جو شہر ہے اُس کے گردونواح میں اس طرح کے پانی کا بندوبست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تین سوال ہو چکے ہیں چلیں آپ سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ میری بہن معزز ممبر اور پارلیمانی لیڈر پیپلز پارٹی سید حسن مرتضیٰ نے جو پوائنٹ اُٹھایا یہ بڑا valid ہے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کافی ایکشن لیا ہم اس سے انکاری نہیں ہیں اُنہوں نے بہت ساری فصلیں تلف کیں، بہت سارے زمینداروں نے اُن کے راستے میں روڑے اٹکائے لیکن انہوں نے کسی کو بھی خاطر میں نہیں رکھا۔ یہ اتنا میجر مسئلہ ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں اور محکمہ تحفظ ماحول والوں کو بھی بلائیں محکمہ فوڈ کو بلایا جائے اور منسٹر صاحب خود اس کو ہیڈ کریں، محرک کو بھی بلائیں اور وہاں پر کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے جو مستقل بنیاد پر ہو چاہئے کتنا ہی بڑا زمیندار کیوں نہ آڑے آئے لیکن یہ زہر جو لوگوں تک پہنچ رہا ہے اس کی بندش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہیں اور یہاں پر جو discussion ہو رہی ہے جو important بات محترمہ نے کی اس کے نوٹس لے رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے بتائیں کون سے آفیسر بیٹھے ہیں؟ منسٹر صاحب! یہ بڑے افسوس کی بات ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کدھر ہیں آپ یہاں پر آئے ہوئے ہیں، آپ کا سیکرٹری یہاں بیٹھا ہے، کوئی ایڈیشنل سیکرٹری ہے اور نہ ہی سپیشل سیکرٹری ہے۔ یہ انتہائی اہم ہے۔ آپ دیکھ لیں آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس حوالے سے کتنا سیریس ہے؟ یہ بالکل سیریس نہیں ہے sorry to say میں تمام سوالات کو pending کر رہا ہوں۔ اب ہم general discussion کی طرف آتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری علی اختر: جناب سپیکر! صرف سوال pending نہ کریں بلکہ رولنگ بھی دیں کہ یہ کیوں ہاؤس کو اہمیت نہیں دیتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے رولنگ دے دی ہے۔ منسٹر صاحب! جب آپ 9:00 بجے آسکتے ہیں تو سیکرٹری صاحبان کیوں نہیں آسکتے؟ آپ کوشش کریں کہ آئندہ ایسے نہ ہو۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر بحث جاری ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پنجابی میں عرض کروں گا ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ کل ایک نامعلوم شخص ٹی وی دے اُتے کہہ رہیا سی کہ معیشت جیڑی بہتر ہو رہی ہے signals بڑے positive نیں۔ معیشت کی بہتری پرکھن لئی پوری دنیا دے وچ میرا خیال اے دیکھیا جاندا اے کہ اک عام آدمی دی قوت خرید کی اے۔ کیا اشیائے خُوردونوش اُہندی قوت خرید وچ آندی اے یا نہیں۔ ساڈے کول تھوڑی دیر پہلے جناب خلیل طاہر سندھو نے کہیا اے کہ روح اور جسم دا رشتہ قائم رکھنا مشکل ہو گیا اے۔ آئے دن مہنگائی جہیڑی ہے سر چڑھ کے بول رہی اے۔ جس وقت وی مہنگائی دی گل ہوندی اے تے دوسری سائیڈ توں جواب آندا اے کہ این آر او نیں دیاں گے، معاف نیں کراں گے، چوراں کو اندر پادیاں گے، نکلن نیں دیاں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk، سید حسن مرتضیٰ کو بات کرنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ہن ایندے تے کی کراں ایناں اپنے حلقے وچ جا کے منہ کی ویکھانا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اُردو میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی میں کسے دی پوُچھل تے پیر رکھیا اے؟ اگر اے رویہ رہنا اے تے اے بالکل مناسب نیں ایناں اپنے حلقے وچ نہیں جاناں، ایناں اپنے عوام نوں جواب نہیں دینا اے مینوں حلفاً دسو کہ فیر میں ٹماٹر کہنا اے، ٹماٹر تہاڈی چھیڑ اے، فیر ایناں نے چھنا اے، 200 روپے ٹماٹر -/200 روپے ہو گیا اے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! -/300 روپے کلو ٹماٹر ہو گیا اے۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ خاموش ہو کر بات سنیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! اے جنا بولن گے اتنا بے عزت ہون گے۔ میں جویں کل میاں محمد اسلم اقبال شام تک لگے رئے نیں میں وی ڈھیٹاں طرح لگیاں رینا اے تے فیر بہہ جانا اے۔ فیر ٹماٹر تو ہی شروع کرنا اے کہ بھئی ٹماٹر -/300 روپے کلو اے۔ ایتھے سارے ہائپر سٹار توں خریداری کرن والے بیٹھے نے اینہاں نوں کی پتا اے کہ غریب آدمی دا حال کی اے؟ اینہاں کدی ریٹ پوچھے ہون تے اینہاں نوں پتا ہووے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! ٹماٹر انہوں نے لگائے نہیں اگر لگائے ہوتے تو ہمیں آج ٹماٹر import نہ کرنے پڑتے۔

سید حسن مرتضٰی: محترمہ! تیرے تے سارے ٹماٹر ہی وک گئے نے تے توں ایوں ہی لگی ہوئی ایں بولن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! آپ Chair سے بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں Chair سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں گل ٹماٹر توں ہی شروع کرنی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! بات جہاں سے مرضی شروع کریں لیکن بات Chair سے کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ جی، سید حسن مرتضٰی! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ٹماٹر -/300 روپے دا کلو ہو گیا اے۔ جس طریقے نال ایس ہاؤس دے اندر مذاق تے تمسخر اُڑایا جا رہیا اے تے اس غریب عوام نوں ایہہ کی میسج جا رہیا ہوئے گا [*************]

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ [*******] والے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! [*****] رہن دیو کیونکہ [***] غیر پارلیمانی لفظ نئی اے۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! یہ بھی پارلیمانی لفظ نہیں ہے۔ (شور وغل)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں انہوں نے [* * *] کا لفظ کس کے لئے استعمال کیا ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور معافی مانگیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں خواتین داتے اکھیا ہی نئی۔ میں خواتین داناں ای نئی لتا۔ میں تے کیا اے کہ 126 دن دھرنے دے وچ کی ہویا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! غلط بات ہے لہٰذا آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کے کہنے پر الفاظ واپس لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے لہٰذا آپ سب خواتین تشریف رکھیں کیونکہ سید حسن مرتضیٰ نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔ (شور وغل)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہاؤس کو in order کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House آپ سب بیٹھ جائیں پھر میں بات کرتا ہوں۔ انہوں نے معذرت کر لی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے مائیک پر آکر الفاظ استعمال کئے ہیں اسی طرح مائیک پر آکر معذرت کریں۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہوں نے معذرت کرلی ہے۔ میں نے وہ الفاظ بھی کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بڑے حساس معاملات ہوتے ہیں لیکن ہم لوگ بعض اوقات جذبات میں آکر ایسی بات کر جاتے ہیں جو کہ مناسب نہیں ہوتی۔ اب ایک پولیٹیکل پارٹی کی خواتین کے متعلق اجتماعی طور پر [***] کا لفظ استعمال کرنا انتہائی شرمناک اور گھٹیا حرکت ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر نے categorically کھڑے ہو کر اس بات پر معذرت نہیں کرتے اور اپنے الفاظ واپس نہیں لیتے تو ہم اس proceeding کا حصہ نہیں بنتے اور ہم ٹریژری بنچز والے اس پر واک آؤٹ کریں گے لہٰذا ہم اس اجلاس کا حصہ نہیں بنیں گے جہاں پر ایسی زبان استعمال کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب آپ اپنی بات پر معذرت کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، نہیں بس آپ اپنی بات پر معذرت کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں میں معذرت ہی کرنے لگا ہوں۔ آپ میری ریکارڈنگ نکلوا کر دیکھیں جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے تو میں نے کسی خاتون کے بارے میں بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تین مرتبہ پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اور پیپلز پارٹی کے لیڈر رہیں لہٰذا آپ کے منہ سے ایسے الفاظ اچھے نہیں لگتے۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی تمام
معزز خواتین سپیکر ڈیسک کے سامنے آکر احتجاجاً کھڑی ہو گئیں)

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں آپ کی اور وزیر قانون کی honor میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اگر میرے الفاظ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون
ممبران حزب اقتدار احتجاجاً سپیکر ڈیسک کے سامنے آکر کھڑی ہوگئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ انہوں نے معذرت کرلی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ This is not the way. انہوں نے on the floor of the House معافی مانگی ہے لہٰذا آپ سب تشریف رکھیں۔ سید علی حیدر گیلانی بات کرنا چاہ رہے تھے۔ جی، سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! آپ نے الفاظ کارروائی سے حذف بھی کرا دیئے ہیں اور ہمارے پارلیمانی لیڈر حسن مرتضیٰ نے اپنے الفاظ واپس لئے ہیں اور معذرت بھی کرلی ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی اپنی پارٹی کی طرف سے معذرت کرتا ہوں لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ ہم کارروائی شروع کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے معذرت کر کے بہت اچھا کیا ہے، تمام معزز خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز ممبران تشریف رکھیں، Please be seated now

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ یہ جس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ آل رسول میں سے ہیں ان کی زبان سے ہمیشہ اچھی باتیں ہی سنتے ہیں شاید آج ان سے کوئی slip of tongue ہوگئی ہے۔ یہ بہتر بات کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آئندہ بھی بہتر بات کریں گے۔ سید حسن مرتضیٰ! اب آپ ارشاد فرمائیں!

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔Order in the House میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! پلیز پرائس کنٹرول پر ہیfocus رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسے ہی ماحول خراب نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جو بات ہو گئی ہے اسےrepeat نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم پر اپنے الفاظ واپس لئے ہیں۔ میں نے کبھی خواتین کی تضحیک کے بارے میں سوچا بھی نہیں ہے۔ ہماری پارٹی کی لیڈر خاتون تھیں، ہم تو خواتین کا احترام کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! پلیز آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: یہ تو ہاؤس کا ماحول خراب کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ہم ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔This is not the way انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ایسے الفاظ استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے غلطی ہو گئی ہے اور انہوں نےon the floor of the House معافی مانگ لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔This is not the way آپ تشریف رکھیں اور انہیں بات کرنے دیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ٹماٹر -/300 روپے کلو ہو گیا اے۔ انتہائی شرم دا مقام اے کہ اک زرعی ملک وچ اسیں ٹماٹر ایران توں لیا رہے آں، ساڈا پنجاب اتنا زرخیز اے، وقفہ سوالات وچ وی گل ہو رہی سی کہ ایس پنجاب دی زمیناں نوں ہاؤسنگ سکیماں تے انڈسٹری وچ تبدیل کر دے جا رہے آں۔ مینوں نہیں لگدا کہ آن آلیاں دو دہایاں وچ ساڈے کول ساڈی کھان

پین دی ضروریات زندگی پوری کرن لئی ایہ زمین کافی رہ جاوے۔ساڈی سبزیاں، ساڈیاں دالاں، ساڈا گھیو، ساڈا آٹا بنیادی چیزاں نیں جہڑیاں ہر غریب دی ضرورت نیں، جنہاں نے صبح اُٹھنا اے اونہاں نے اپنے دن دا آغاز اوناں نے ای چیزاں نال کرنا اے-اینہاں چودہ مہینیاں وچ -/1700 روپے آٹا دا تھیلا مہنگا ہو گیا اے گھیو -/210 روپے تک پہنچ گیا اے۔ کس طریقے نال اک عام آدمی جس دی پندرہ ہزار توں سترہ ہزار روپے تک تنخواہ اے ایہ گزارہ کر سکدا اے۔ اگر تسیں بجلی دے بل ویکھو تے چودہ مہینیاں وچ کوئی پنج واری ودھ چکے نیں۔ جدوں کہ حکومت دا ایہ دعویٰ اے کہ مسلم لیگ (ن) نے بجلی دی ضرورت پوری کرن لئی مہنگے داموں بجلی خریدی، جدوں ایہ مہنگی خرید رہے سن یا agreement کر رہے سن ادوں وی بجلی سستی سی۔ تسیں تے بجلی دا اک سنگل یونٹ نہیں بنایا اور ریٹ پنج واری ودھا دتے نیں۔ جناب اسد عمر on the floor of the House فرماندے سن کہ پٹرول -/40 روپے دا لٹر ہونا چاہیدا اے لیکن اج ایہ -/115 روپے دا لٹر ہو گیا اے۔ ایہ کیوں ودھ رہیا اے؟ جنہاں نوں تسیں بے ایمان اور چور آکھدے سو اونہاں دے وقت وچ ایہ چیزاں سستیاں سن اور جدوں ایماندار لوگوں دا حکومت آئی اے آج لوگاں لئی روٹی کھانی مشکل ہو گئی اے۔

جناب سپیکر! اگر تساں ادویات نوں ویکھ لیو تے دوایاں 200 فیصد مہنگیاں ہو گیاں نیں۔ آج وی تسیں اپنے حلقیاں وچ جا کے ویکھو تے غریب آدمی شوگر، بلڈ پریشر دا مریض اک دن چھڈ کے دوائی لیا رہیا اے اوہ ایہ afford ای نہیں کر دا کہ ایہ مہینے وچ تیس گولیاں کھا لوے اس لئی ایہ پندرہ گوالیاں نال گزارہ کر رہیا اے۔ جہڑا پتا -/100 روپے دا سی اج او -/300 روپے دا ہو گیا اے۔ مہنگائی دا جہڑا طوفان آ رہیا اے ایہنوں روکن لئی ایہ تقریراں تے کافی نئیں نیں کہ ایک نامعلوم شخص میڈیا تے آ کر کہہ دیوے کہ معیشت بہتر ہو رہی اے، میں چور پھڑ لئے نیں، میں ڈاکو پھڑ لئے نیں۔ چور ڈاکو جو پھڑے نیں تے کی recover کیتا اے اور کسے تے کوئی ریفرنس دائر کر لیا اے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ ٹماٹر ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ہن جہیڑا میرے تے جملہ کسا گیا اے اُہندی معافی کہنے منگنی اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! تسیں اپنی گل کرو۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ایہ جہیڑے non serious لوگ نیں اہناں دا اے عالم اے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! Carry on

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ٹماٹر بنیادی ضرورت اے اور اے ہر ہانڈی وچ پیندا اے۔ اگر ٹماٹر -/300 روپے کلو ہو جاوے، ادرک -/500 روپے کلو ہو جاوے، تھوم -/380 روپے کلو ہو جاوے، ایہناں چیزاں دے نال ساڈے پنڈاں دے لوگ چٹنی بنا کے روٹی کھالیندے سن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! تسیں کوئی ہور گل وی کریئو۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! -/300 روپے دا ٹماٹر وارہ نہیں جے کھاندا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: .order , order in the House جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ٹماٹر وی کسی دی چھیڑ اے؟ میں تے ناں وی نہیں لے رہیا میں تے نامعلوم شخص آکھیا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! تسیں دیکھو کہ ہیلتھ منسٹر کھلو کے کہندی اے کہ مینوں ڈاکٹر لبھدے ای نہیں، میں ڈاکٹر کتھوں لے آواں۔ ایہہ کی اے؟ ایہنوں اس تے appreciate کرنا چاہیدا اے۔ سپوکس پرسن باقاعدہ اجلاس بلا کے کہندے نیں کہ تسیں ہور سخت زبان استعمال کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایتھے ٹماٹر دی گل ہو رہی ہے تسیں ہیلتھ کتھے لے آئے ہو۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ہیلتھ وچ اے، دوایاں 200 فیصد مہنگی ہو گیاں نیں۔ ہن تے ٹماٹر لین جاؤ اور دو کلو ٹماٹر لیئو تے ایف بی آر دا نوٹس آجاندا اے کہ منی ٹریل دیئو، source of income دسو، کتھوں آئے نے پیسے جہیڑے تسیں ٹماٹر خریدے نیں؟ مہنگائی دا ایہ طوفان روکن

لئی اینہاں نوں کہوؤ کہ برداشت کرن، ایہ پالیسیاں منسٹرز نے بنانیاں نیں، اینہاں نے نہیں بنانیاں۔ اک نامعلوم شخص نے افتتاح شدہ منصوبے دا افتتاح کیتا، اوہ ہمیشہ افتتاح شدہ منصوبیاں دا ای افتتاح کر دا اے۔ ایہنے افتتاح شدہ منصوبے دا افتتاح کر دیاں ہویاں اپوزیشن نوں آڑے ہاتھوں لیا۔ میں چھڈاں گا نہیں، میں پھڑلاں گا، میں اندر کر دیاں گا۔

جناب سپیکر! تھانیدار نوں تسیں کی لادتا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ساڈی حکومت دے کول کوئی پالیسی ہے کہ ٹماٹر سستا ہو جاوے (شوروغل)

جناب سپیکر! ایہہ cross talk بند کرواؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk۔جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہ گاہلاں کڈھی جا رہیاں نیں، تساں صرف ڈھلا جیہا آکھ دیندے او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی نے گالی نہیں نکالی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہنگائی دن بدن ودھدی جا رہی اے، دوایاں مہنگیاں ہو گئیاں نیں، خوردونوش دیاں چیزیاں ٹماٹر مہنگا ہو گیا اے، ادرک مہنگی ہو گئی اے، تھوم مہنگا ہو گیا اے، پیاز مہنگا ہو گیا اے، کوئی سبزی نہیں لیا سکدے اور دالاں کم از کم دو دو سو روپے دی ہو گئیاں نیں۔ عام آدمی دال نہیں لیا سکدا، دوائیاں نہیں لیا سکدا، تعلیم دا ایہہ حال اے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: یہ ٹماٹر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن سنیا جے کہ کی کہیا؟ جہڑا ایہناں کہیا اے ایہہ الفاظ واپس لئن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے نہیں سنا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب تساں نہیں سنیا لیکن میں تے سن لیا اے۔پہلے ایہہ الفاظ واپس لے جاون تے پھر کارروائی اگے چل سکدی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس نے بات کی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ایہہ بہت زیادتی اے۔ایہہ کہڑا طریقہ اے جیڑا اینہاں نے اختیار کیتا ہویا اے، ایہناں توں پُچھو کہ اینہاں نے کی کہیا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!میرا خیال ہے کہ اس بات کو اب رہنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!ایہناں نے غلط گل کیتی اے۔جناب عنایت اللہ لک دے کولوں پچھو کہ ایہناں نے کی کہیا اے۔خالد صاحب توں پچھو ایہناں نے کی کہیا اے۔خالد صاحب اپنے شرمندہ ہورہے نے کہ اوناں نے منہ اوراں کر لیا اے۔ایہہ زیادتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!پہلے اوہ معذرت کرے گی تے میں پھر تقریر کراں گا۔ایہہ کہڑا طریقہ اے کہ اوہ غلط گل کرن تے اوناں نوں کجھ وی نئیں آکھناں۔میاں محمد اسلم اقبال حلفاً کہہ دین کہ اس بی بی نے کجھ نئیں کہیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!میں سید حسن مرتضیٰ سے یہ گزارش کروں گا کہ محترمہ عظمیٰ کاردار نے جو الفاظ کہے ہیں وہ آپ پر suit نہیں کرتے اس لئے کہ آپ کا رنگ ٹماٹر جیسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ الفاظ ان کی طرف سے withdraw کرتا ہوں۔محترمہ عظمیٰ کاردار!بہت بُری بات ہے کیونکہ سید حسن مرتضیٰ کے لئے یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!میں یہ الفاظ واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!اب تو انہوں نے اپنے الفاظ بھی واپس لے لئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں تو محترمہ عظمیٰ کاردار کی مذمت کرتا ہوں کہ انہوں نے سید حسن مرتضیٰ کو ٹماٹر کہا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کے behalf پر سید حسن مرتضیٰ سے معذرت کرتا ہوں۔ کیا ہم نے کوئی افریقہ سے ٹماٹر منگوائے ہیں کہ ان کا رنگ سید حسن مرتضیٰ جیسا ہو گیا ہے؟ یہ بہت بُری بات ہے۔ یہ زیادتی ہے لہٰذا میں بھی محترمہ سے کہتا ہوں کہ وہ اس پر معذرت کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے معذرت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ اب تو انہوں نے معذرت کر لی ہے لہٰذا آپ continue کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس خاتون دے non-serious روّیے دے خلاف میں ایوان توں واک آؤٹ کرنا آں۔ اک منسٹر صاحب نے بے شک اپنی کاوڑ وی کڈی اے لیکن اوہناں نے موہڑا اک معزز ممبر دا استعمال کیتا اے۔ حکومت دے معزز ممبران غیر سنجیدہ نے تے میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہیا آں۔ یہ ہاؤس قطعاً serious نئیں اے کہ مہنگائی تے کنٹرول کیتا جاوے۔ ٹماٹر ایہناں نوں انج لگیا اے جیویں میں وزیر اعظم داناں لے دتا اے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ واک آؤٹ نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب فیاض الحسن چوہان بات کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ وہ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ میں کہوں گا کہ کسی کو بھجوا کر انہیں ایوان میں واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب اعجاز مسیح اور آغا علی حیدر سے کہوں گا کہ وہ جائیں اور سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں واپس لائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): انتہائی قابل احترام سپیکر! آج اسمبلی کے فلور پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہو رہی ہے۔ پرائس کنٹرول اور مہنگائی کے حوالے سے پچھلے کئی ماہ سے حزب اختلاف کی طرف سے ایک طوفان برپا کیا گیا ہے۔ ان کی باتوں سے ایسے لگتا ہے کہ یہ ساری مہنگائی ہماری حکومت کے آنے کے بعد ہوئی ہے۔ حزب اختلاف کے مطابق مہنگائی، micro and macro level of economics کے جتنے indicators ہیں ان کی اچھائی اور برائی کے سارے معاملات ہماری حکومت کے دور حکومت میں یعنی پچھلے سوا سال کے اندر ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک چیز clear کرنا چاہوں گا کہ میثاق جمہوریت کی چھتری تلے پچھلے دس سال جو حکومتیں قائم رہی ہیں انہوں نے اربوں ڈالر کے قرضے کا بھاری بوجھ ملک کے اُوپر ڈالا ہے۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ کوئی نئی بات کریں کیونکہ یہ سُن سُن کر تو ہمارے کان پک گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order please. Order in the House. ملک محمد وحید بیٹھ جائیں اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میری کوشش ہے کہ میں decent طریقے سے اور دلائل کے ساتھ ساری بات کروں لیکن اردو کا محاورہ ہے کہ "لاتوں کے بُھوت باتوں سے نہیں مانتے" میں نہیں چاہتا کہ کوئی ایسی بات کروں کہ جس پر یہ سارے اُٹھ کر پی ٹی کرنا شروع ہو جائیں۔ میں بڑے اچھے انداز سے facts & figures کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ خُدا کے واسطے خاموشی سے میری بات سُن لیں کیونکہ اس میں انہی کا بھلا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! اگر یہ جُھوٹ نہ بولیں تو سب ان کی بات سُنیں گے۔ انہیں کہہ دیں کہ یہ جُھوٹ نہ بولیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وحید! آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے ایک بڑے فاضل ممبر نے یہاں پر کہا کہ 126 دن مجرا ہوتا رہا۔ میں حیران ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو رہنے دیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں تو بڑے اچھے طریقے سے اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے لہٰذا اس حوالے سے اب دوبارہ بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ صرف پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ ایک fact ہے کہ ہمارے اس ملک میں ایسے لیڈر بھی موجود ہیں کہ جب وہ گفتگو کرتے ہیں، جب وہ اپنے بال جھٹکتے ہیں اور جب وہ اپنے ہاتھوں کے اشارے کرتے ہیں تو پتا لگتا ہے کہ وہ مجرا کر رہے ہیں۔ اب میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ ان کے متعلق کیا کہیں گے؟ ایسے لیڈر بھی موجود ہیں جو کی کو کا اور کا کو کی کہتے ہیں، جو گی کو گا اور گا کو گی کہتے ہیں اور جو ابھی تک رومن اردو کے سہارے اپنی سیاست چلا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ اس طرح سے بات نہیں ہو گی۔ ہم ان کو اس طریقے سے بات نہیں کرنے دیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جو یہ بات کہتے ہیں کہ جناب عمران خان 70 سال کی عمر میں جوان کہلانے کے شوقین ہیں۔ ان کے لیڈر کی 28 سال کی عمر ہونے کے باوجود لوگ ان کے جوان ہونے پر شک کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں منسٹر صاحب سے بات کرتا ہوں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا تھا مجھے decent طریقے سے بات کرنے دیں۔ انہوں نے ابتداء کی ہے تو پھر اس کا جواب تو دینا پڑتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان) اور
معزز ممبر جناب جعفر علی کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا)

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! [*******]

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! [*******]

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جعفر علی! آپ غلط الفاظ ادا کر رہے ہیں اور میں ان تمام الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

آپ on the floor of the House گالیاں دے رہے ہیں۔ ملک ندیم کامران! آپ اپنے ممبر کو منع کریں۔ یہ انتہائی غلط بات ہے۔ He is abusing. This is not the way. یہ بہت غلط بات ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان! آپ تشریف رکھیں۔

میں نے ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ ملک ندیم کامران! ان کو بٹھائیں۔ ایک منٹ کے لئے سب معزز ممبران بیٹھ جائیں۔ (قطع کلامیاں)

اس دوران یہاں پر جتنے بھی un parliamentarian words use کئے گئے ہیں میں اُن کو حذف کرتا ہوں اور آپ پرائس کنٹرول debate پر focus کریں۔ شکریہ جی، جناب فیاض الحسن چوہان! (قطع کلامیاں)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں تو بڑے پیار و محبت سے پرائس کنٹرول کے issue پر بات کرنے لگا تھا سارا میڈیا اور یہ معزز ایوان بھی جانتا ہے کہ حزب اختلاف نے جس انداز سے behave کیا وہ سب کے سامنے ہے لیکن بہر حال 96۔ ارب ڈالر قرضوں کے ساتھ جو معیشت ہمیں دی گئی۔۔۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ پر معذرت کریں وگرنہ میں نے جواب ضرور دینا ہے۔ انہوں نے بات کی تو انہیں معذرت بھی کرنی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھتا ہوں کہ میں کس بات پر معذرت کروں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں بڑی ایسی چیزیں ہیں جو کہنے پر کافی کچھ ہو سکتا ہے۔ انہیں مراد سعید کی وہ تقریر یاد نہیں جس میں وہ کہتے تھے کہ جناب عمران خان جائے گی اور باہر سے 200۔ ارب ڈالر لے کر آئے گی ایک سو ارب ڈالر باہر کی دنیا کے منہ پر مارے گی اور 100۔ ارب ڈالر قوم کے منہ پر مارے گی۔ ان کو وہ "گی" اور "گا" بھول گیا ہے ان کو مراد سعید کی چیخیں بھول گئی ہیں اور آج یہ قومی لیڈر کے اوپر باتیں کرتے ہیں۔ اگر یہ اس طرح کی زبان استعمال کریں گے تو پاکستان پیپلز پارٹی بھی اسی طرح کی زبان استعمال کرے گی۔ جناب فیاض الحسن چوہان ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں لیکن ہم سے عزت تو کرائیں۔ میں نے اپنی تقریر میں ایک جگہ پر بھی جناب عمران خان کا نام نہیں لیا۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ نے آپ کے سامنے جو apprehension رکھا ہے آپ ابھی ساری کی ساری audios نکال کر سُن لیں میں نے اگر ان کے لیڈر کا نام لیا ہو تو میں سب کے سامنے معافی مانگوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ تو چور کی داڑھی میں تنکے والی بات ہوئی ناں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی کسی کا نام نہیں لیا۔ میں تو مراد سعید کی چیخیں ہی بتا رہا ہوں۔ کیا میں یہاں پر ریحام خان کی کتاب لے کر آ جاؤں؟ یہ بہت زیادتی ہے یہ نہیں ہونی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کے میرے جتنے دوست تشریف فرما ہیں وہ ماشاء اللہ سب اچھے اور ڈیسنٹ ہیں لیکن آج سید حسن مرتضیٰ سے تھوڑی سی غلطی ہو گئی ہے کہ انہوں نے ایسا فقرہ استعمال کر لیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، وہ حذف ہو گیا ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے میرے بھائیوں کو اگر میری کسی بات سے direct or indirect کچھ محسوس ہوا ہے تو میں ان سے معذرت کر لیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان نے معذرت کی ہے وہ ہمیں قبول ہے۔ میں بھی مراد سعید کی چیخوں کے حوالے سے معذرت کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! 96۔ ارب ڈالر کا قرضہ مسلط کرنے کے بعد دس سال میثاق جمہوریت کی چھتری تلے حکومت کر کے، لوٹ مار کا بازار گرم کر کے پاکستان کا current account خسارہ 25۔ ارب ڈالر تک لا کر، پاکستان کی exports کو تباہ کر کے، پاکستان کے اوپر imports کا بوجھ لادنے کے بعد، پاکستان کے اوپر foreign direct investment کا سب سے low level تک لانے کے بعد جب پاکستان کی economy جناب عمران خان کے حوالے کی گئی اُس کے بعد ہمارے سامنے کیا options تھے کہ ہم کس طریقے سے economy کو چلاتے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے picture clear کروں گا تو اسحاق ڈار صاحب جو اس وقت لندن کے اندر مفروری کاٹ رہے ہیں انہوں نے اپنے پانچ سالوں میں ڈالر کی قیمت کو maintain کرنے کے لئے پاکستان کی معیشت میں 25۔ارب ڈالر جھونکا۔ میں بہت بڑا economist تو نہیں ہوں لیکن میں نے صرف MA Economics کیا ہوا ہے یا 30/35 سال سے ایک چھوٹا سا political worker ہوں تو ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ جب آپ fake and so called طریقے سے ڈالر کی قیمت کو maintain کرتے ہیں تو اُس کے بعد جو after

effects آتے ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ جوside effects آتے ہیں وہ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہوا یہ کہ ہم نے پچھلے ایک سال میں ان کا10.5۔ارب ڈالر کا قرضہ واپس کیا ہے۔ انہوں نے جو25۔ارب ڈالر پاکستان کی معیشت میں جھونکا تھا اُس کے اثرات پچھلے سوا سال میں مہنگائی کی صورت میں ہمface کر رہے ہیں اور آج پاکستان کے اندر اگر کچھ مہنگائی ہے تو اُس کی بنیادی وجہ وہ25۔ارب ڈالر پاکستان کی معیشت میں جھونکنے کے بعد جعلی طریقے سے ڈالر کی قیمت کوmaintain کرنے کی وجہ سے آج پاکستان کے اوپر مہنگائی کا یہ عذاب آیا ہے لیکن میں اپنے قائد، اپنے لیڈر اور پاکستان کے ہیرو جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنہوں نے سوا سال انتھک محنت کر کے پوری دنیا کے جو دورے کئے اُن پر اپنے بیوی بچوں، اپنے پوتوں اور پوتیوں، اپنے دوہتوں اور دوہتیوں اور اپنے خاندان والوں کو ساتھ لے کر نہیں گئے۔ وہ اقوام متحدہ گئے تو انہوں نے ملیحہ لودھی کو پیچھے بٹھا کر اپنے خاندان کے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں بٹھایا۔ انہوں نےtargeted دورے کئے اور پاکستان کیeconomy کوstable کیا، پاکستان کیeconomy کو بہتر کیا اور پچھلے دو ماہ سے ورلڈ بنک کےpresident، IMF کےhigher officials، تمام بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور فورم اس بات کوacknowledge کر رہے ہیں کہ اب پاکستان کی economy بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ پاکستان کاcurrent account خسارہ35فیصد کم ہوا ہے، پاکستان کیimports کم ہو رہی ہے، پاکستان کا export level بڑھ رہا ہے، foreign direct investment بھی بڑھ رہی ہے اور تمام مالیاتی ادارے اس بات کوaccept کر رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ اس وقت حزب اختلاف کے پاس صرف مہنگائی کاtool ہے تو وہ مہنگائی انہی کی وجہ سے آئی جو میں نے سب کچھ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اور انشاء اللہ آپ کو اگلے چھ ماہ کے اندر جناب عمران خان کی متحرک قیادت کے نتیجے میں پاکستان کے اندر اُس مہنگائی کے اوپر بھی کنٹرول ملے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا کہوں گا کہ آج پاکستان کے حصہ میں اگر کسی قسم کی کوئیnegativity ہے تو اس کی ذمہ دار پاکستان لوٹ مار ایسوسی ایشن ہے جس نے35سال عموماً اور پچھلے دس سال خصوصاً اس پاکستان کو مگرمچھوں کی طرح، مچھندروں کی طرح لوٹا ہے، نوچا ہے،

مدھولا ہے، اور ڈبویا ہے۔ انہوں نے لوگوں کے سروں پر یہ مہنگائی اور رسوائی مسلط کی ہے جو جناب عمران خان انشاءاللہ ختم کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کل وزیر محترم صاحب نے پوری قوم کو یہ بتانے میں جو اتنی محنت فرمائی ہے کہ مہنگائی کیسے ہوتی ہے، مہنگائی کیا ہوتی ہے اور بہت سے لوازمات ہوتے ہیں، بہت سارے factors ہوتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ کچھ زیادہ نیا پاکستان بن گیا ہے۔ شاید موسمی تبدیلیاں بھی اسی دور میں ہو رہی ہیں اور ذخیرہ اندوزی بھی صرف اسی دور میں ہو رہی ہے۔ یہ جب یہاں بیٹھا کرتے تھے تو ان تمام چیزوں کا ملبہ وہ کیسے پچھلی حکومتوں پر ڈالا کرتے تھے وہ سب کو یاد ہے۔ ابھی وزیر اعظم نے بھی بتایا ہے کہ مہنگائی کی وجہ سے غربت ہوتی ہے۔ یہ اتنی بڑی سائنس ہے جسے پاکستان کو سمجھنے میں بہت دیر لگی ہے کہ مہنگائی اور غربت کیسے ایک ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں کرنا چاہتی ہوں کہ وزیر اعظم جب اپوزیشن میں تھے تو انہوں نے ایک narrative build کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ:

"جب مہنگائی ہو تو سمجھ جائیں کہ حکمران چور ہوتے ہیں"

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ:

"جب قیمتیں بڑھ جائیں تو سمجھ جائیں کہ حکمران چور ہوتے ہیں"

جناب سپیکر! اب میرے بڑے logically دو تین سوالات ہیں۔ آپ نے تبدیلی کا وعدہ کیا تھا، آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ پٹرول -/60 روپے کے قریب ملا کرے گا، آپ نے وعدہ کیا تھا کہ بجلی کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ گیس کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی۔ ہمارے پی ٹی آئی کے ارسطو بھائی جان جناب اسد عمر نے پٹرول کے حوالے سے تو بڑی زبردست calculation کی تھی کہ اتنے ٹیکس ہوتے ہیں، اتنا یہ ہوتا ہے، اتنا وہ ہوتا ہے اور پٹرول کی قیمت -/46 روپے ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ تبدیلی کی حکومت کو کیا امر مانع ہے کہ وہ 46/- روپے کا پٹرول اس قوم کو فراہم نہیں کر پا رہی۔ اس کے بعد یہ بھی وزیر اعظم نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے پاس 200 ماہرین کی ایک ٹیم تیار ہے، وہ آئے گی تو اوپر سے پیسوں کی بارش بھی ہونا شروع ہو جائے گی اور لوگ ٹیکس بھی دینا شروع کر دیں گے۔ ایک رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق ریونیو کے حوالے سے ایک بڑا short fall ہے جس پر وزیر اعظم فرمایا کرتے تھے چونکہ لوگ اعتبار نہیں کرتے، چونکہ چور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے لوگ ٹیکس نہیں دیتے تو میں اب پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب صادق اور امین آکر بیٹھ گئے ہیں تو قوم اب کیوں ٹیکس نہیں دے رہی۔ آپ نے کہا تھا کہ باہر سے پیسوں کی بارش ہو گی لیکن ایک بوند بھی کسی کو نہیں ملی بارش ہونا تو بہت بعد کی بات ہے۔ اس کے علاوہ مزے کی بات یہ ہے کہ جن commodities کی قیمت وزیر خزانہ یا مشیر خزانہ نے بتائی ہے یا ہماری جو معاون خصوصی صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں۔ آپ اگر relief نہیں دے سکتے تو کم از کم لوگوں کا مذاق مت اڑائیں اور لوگوں کو پاگل نہ سمجھیں۔ آپ نے کنٹینر پر جو کہنا تھا وہ کہہ لیا کرتے تھے اس وقت آپ کا شاید حساب کتاب نہیں ہوتا تھا۔ اب آپ حکومت میں ہیں آپ کا حساب کتاب ہو گا۔

جناب سپیکر! چینی مافیا کا معلوم نہیں پیٹ کب بھرے گا۔ ان کے پیسے کب پورے ہوں گے جو انہوں نے الیکشن پر لگائے ہیں اور اس قوم کی کب سنی جائے گی۔ اس وقت سوال یہ ہے کہ جناب اسد عمر جو خود ان کے بہت بڑے stalwart ہیں انہوں نے نیشنل اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا کہ چینی کی قیمتوں میں اضافہ کرنے میں چینی مافیا کی پشت پناہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس پر کیا ہوا اور اس چینی مافیا پر کس نے ہاتھ ڈالا ہے؟ وہ چینی آج 80/- روپے سے اوپر بک رہی ہے اس پر آخر ان کے پیسے کب پورے ہوں گے اور غریب آدمی کی سنی جائے گی۔ اس کے بعد یہ عجیب بات ہے کہ ان کا وژن جو 200 ماہرین نے تیار کیا تھا وہ لنگر خانے پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ لنگر خانوں پر مجھے اعتراض نہیں ہے لنگر خانے NGOs بناتی ہیں اور charity کے ادارے کرتے ہیں لیکن خدا کا واسطہ آپ کو یقین آجانا چاہئے کہ آپ charity کا ادارہ نہیں چلا رہے بلکہ آپ 22 کروڑ آبادی کا ایک ملک چلا رہے ہیں۔ اس ملک کو کارخانوں کی ضرورت ہے۔ اس ملک کو لنگر خانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک کو مرغیاں، کٹے

اور وچھوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک کے لوگوں کو باعزت روزگار کی ضرورت ہے جس کا وعدہ آپ نے کیا تھا۔ آپ نے ایک کروڑ نوکریاں دینی تھیں جبکہ سٹیٹ بنک کی رپورٹ کہتی ہے کہ اس ایک سال کی حکومت میں دس لاکھ لوگ بے روزگار ہوگئے ہیں اور ابھی بے شمار لوگوں کے بے روزگار ہونے کی شنید ہے۔

جناب سپیکر! کل وزیر صاحب نے ہمیں بتایا کہ 15 لاکھ صارفین App سے مستفید ہو رہے ہیں۔ میرا پہلا سوال اور objection یہ ہے کہ اس App کی implementation کہاں ہے۔ اس کی implementation نہ ہونے کے برابر ہے۔ دیکھئے! پی ٹی آئی cut, copy and paste کرکے سوشل میڈیا پارٹی کے طور پر تو چل جاتی تھی لیکن ہمیں گراؤنڈ پر نظر آنا چاہئے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور گراؤنڈ پر آپ کی جو کارکردگی ہے وہ zero سے بھی بہت نیچے ہے۔ اس ملک پر نااہلوں اور نالائقوں کی ٹیم مسلط کر دی گئی ہے۔ اس پر ان سے پوچھ بھی نہیں سکتے اگر پوچھیں تو ان کے mood خراب ہو جاتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں۔ آپ دھمکیاں نہ دیا کریں کیونکہ آپ کا اب فرض ہے کہ جواب دیں۔ آپ کو ہماری باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر آپ نہیں سننا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے ہمیں سنانا آتا ہے ہم سنا لیں گے۔ اس وقت صرف لاہور کی آبادی دو کروڑ سے اوپر ہے اور یہ پندرہ لاکھ صارفین کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ پندرہ لاکھ صارفین نے اس App کو download کیا ہوگا میں اس کو بھی چیلنج کرنا چاہتی ہوں۔ اس کی implementation کہیں بھی نظر نہیں آتی، وہ ماڈل بازار ہوں، عام بازار ہوں، بڑی سپر مارکیٹس ہوں کہیں بھی commodities کی صحیح قیمتیں نظر نہیں آرہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کنٹرول کمیٹی کی بات کی تو جتنے ہارے ہوئے لوگ ہیں، جتنے الیکشن سے رہ گئے ہیں ان سب کو چُن چُن کر کسی کو پرائس کمیٹی کے اندر اور کسی کو کسی دوسری جگہ پر لگا کر ہم پر احسان کیا جا رہا ہے کہ یہ کمیٹیاں کام کریں گی۔

جناب سپیکر! اخبار میں چھپا ہے کہ افسروں کے سبزی منڈیوں کے دورے کئے جا رہے ہیں تو یہ خانہ پُری ہے۔ یہ خانہ پُری اب note کی جا رہی ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے افسروں کو کہہ دیا، جناب عثمان احمد خان بُزدار شہنشاہ آدمی ہیں انہوں نے بیٹھ کر کہہ دیا کہ دورے

کریں۔ اب افسر آتے ہیں پندرہ منٹ تک تصاویر بنواتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ غریبوں کے مسائل ان کی آنیاں جانیاں دیکھ کر ٹھیک ہو جائیں گے جو قطعاً نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد راشن کارڈ کی بات ہوئی ہے تو دنیا چاند پر چلی گئی ہے اور یہ ہمیں پھر 60 کی دہائی میں لے جانا چاہتے ہیں۔ اس قوم کو راشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قوم کو باعزت روزگار کی ضرورت ہے ان کی جو capacity ہے اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے کہ ان کے پاس اتنی قوت خرید ہو کہ وہ ان چیزوں کو خرید سکیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آپ نے جیسے صحت کارڈ کو انصاف کارڈ بنایا ویسے یہ بھی کوئی چوری کر لیں گے۔ اس کے علاوہ شکل دیکھ کر آپ انصاف کارڈ تقسیم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ احساس پروگرام کیا ہے۔ احساس پروگرام پانچ مختلف ڈیپارٹمنٹ جوڑ کر بنالیا ہے۔ اس وقت آپ کہتے تھے کہ آپ عوام کو بھیک منگا بنا رہے ہیں اور اس طرح آپ کو پیسے ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ آپ اب یہ جو کرنے جا رہے ہیں جس میں شکل دیکھ کر لوگوں کو adjust کریں گے۔ آپ پھر لنگر خانے اپنے کھول لیں۔ سیلانی والوں کے لنگر خانوں پر تصاویر لگوا رہے ہیں یعنی کسی کے projects پر اور تختی پر تختی لگا رہے ہیں۔ آپ کی دوسروں کی تصاویر پر اپنی تصویریں چپکانے کی پرانی عادت ہے جو جا نہیں سکتی اور نہ جائے گی۔

جناب سپیکر! رمضان بازار کے حوالے سے وزیر موصوف نے بات کی ہے۔ میرے خیال میں وہ مصروف رہتے ہیں اور ان کی توجہ نہیں گئی کہ اس پر جو عوامی رائے ملی ہے وہ ٹی وی چینلز کو beep کر کے سنانی پڑتی تھی وہ as it is سنا نہیں پاتے تھے جو اس حکومت کے بارے میں لوگ کہتے تھے۔ یہ under training team سمیت وزیر اعلیٰ کہ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وہ ابھی trained ہو رہے ہیں تو یہ under training team اس قوم کو بہت مہنگی پڑی ہے۔ یہاں 1992 کے ورلڈ کپ کو دیکھ کر کسی کے مسائل کا حل ہو رہا ہے اور نہ کسی کو وزیر اعظم کی تقاریر سنا کر relief دیا جا سکتا ہے۔ ہر فرد مشکل کا شکار ہے کیونکہ بجلی کے بل، گیس کے بل اور بچوں کی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دو شعر پڑھوں گی جو میں بڑی مشکل سے وزیر اعظم کے لئے چُن کر لائی ہوں۔ مجھے اس پر بہت محنت کرنی پڑی ہے۔

اڑے تھے ضِد پہ کہ سورج بنا کے چھوڑیں گے
پسینے چھوٹ گئے اِک دیا بنانے پے
رُخِ روشن کا روشن کوئی پہلو بھی نہیں نکلا
جسے یہ چاند سمجھے تھے وہ جگنو بھی نہیں نکلا

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ انہیں واپس لانے کے لئے کسی کو بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں شوکت علی لالیکا جائیں اور اُن کو لے آئیں۔ جی، جناب محمد ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلی بار مجھے اس ایوان کا حصہ بننے کا اعزاز ملا ہے اور جو لوگ پہلی بار ممبر اسمبلی بن کر آتے ہیں تو اُن کے لئے بڑا chance ہوتا ہے کہ وہ اپنے سینئر ممبران سے سیکھیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ اپوزیشن کے ہمارے دوست جو پچھلے 35/40 سال مختلف صورتوں میں اقتدار میں رہے بلکہ پچھلے دس سال باقاعدہ اُن کا اقتدار جاری و ساری رہا تو وہ اس اہم issue پر کوئی تجاویز دیں گے لیکن کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کے اس مشکل وقت میں کسی جگہ بھی ideal صورتحال نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف پاکستان اور پاکستان تحریک انصاف کو جس بڑے چیلنج کا سامنا ہے وہ یقیناً مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست کوئی متبادل حل دیں گے لیکن انہوں نے ہمیشہ تنقید در تنقید کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے حالانکہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ تھا۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں بنچوں کی طرف سے تجاویز آنی چاہئیں تھیں لیکن افسوس کہ یہاں ہر شخص اپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں job پکی کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں سے شاید اب اِن کو golden shakehand بھی نہ ملے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب عمران خان نے UNO میں تاریخی خطاب کیا اور پوری دنیا کا attitude change کیا۔ خطاب کے چار points میں سے جہاں کشمیر بڑا اہم پوائنٹ تھا وہاں جناب عمران خان نے بطور وزیر اعظم پاکستان climate change کو بھی ایک factor قرار دیا۔ چونکہ میں ایگریکلچر کا student ہوں اس لئے میں آپ سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس سارے statistics بھی موجود ہیں۔ پاکستان جس region میں واقع ہے یہاں آنے والے دنوں میں climate change ہماری زراعت کو تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب عمران خان اپنی capacity میں دس گنا زیادہ محنت کر کے کوشش کر رہے ہیں کہ چیزوں کو take up کیا جائے لیکن ماضی میں حکمرانوں کی توجہ اس ملک میں آبی ذخائر کے حوالے سے رہی اور نہ ہی انہوں نے آنے والے climate change پر کوئی plan کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں سید حسن مرتضیٰ بار بار لفظ ٹماٹر استعمال کر رہے تھے لیکن ٹماٹر اب ایران سے import ہو رہا ہے اس لئے مجھے خطرہ یہ ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن اُس پر بھی فتویٰ نہ لگا دیں کہ ایران سے آنے والا ٹماٹر استعمال نہیں کر سکتے۔ پاکستان میں ماضی میں بھی shortage رہی ہے۔ جناب بلال یٰسین وزیر خوراک تھے اُس وقت ٹماٹر 400/- روپے فی کلو sale ہوا تھا اور میڈیا پر اُن کا بیان آیا تھا کہ اگر لوگ دو ماہ ٹماٹر نہیں کھائیں گے تو کون سا فرق پڑ جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ذریعے آپ سے request کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو on board کیا جائے۔ یہاں پر وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں جن سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ عین Islamic rule کے مطابق ایک حد سے زیادہ نفع لینا غیر شرعی اور

حرام ہے لہٰذا میری خواہش ہو گی کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست ہمارے ساتھ مل کر اس بات کو آگے لے کر چلیں۔ اگر پاکستان میں یہ ماحول بنا ہوا ہے کہ مہنگائی نے ہم سب لوگوں کو پریشان کیا ہوا ہے تو یقین کریں اس میں صرف گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اپوزیشن کے دوستوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ اپوزیشن کے دوست تجاویز دیتے لیکن یہ شعر و شاعری اور طعن و تشنیع کر کے کوشش کرتے ہیں کہ اپنی بات کو توجہ طلب کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایگریکلچر کے حوالے سے اس وقت جو ہمارا کاٹن زون ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی! ذرا wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا۔ کاٹن زون میں کاٹن کی فصل ختم ہونے جا رہی ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ایگریکلچر کے حوالے سے crop zoning کی جائے جو آنے والے وقتوں میں ہمارے لئے بڑا help out ہو گا۔ وہ areas جس crop کے لئے ہوں وہاں وہی فصل ہی کاشت ہو۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے ایک بات فرمائی تھی جس کا میں جواب نہیں دینا چاہتا لیکن آج سے چار سال پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر لاڑکانہ میں جلسہ ہو رہا تھا تب وہاں سابق صدرِ پاکستان نے تقریر فرمائی تھی جو آج نیب کی custody میں ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی ہمارے دوست کہہ رہے تھے کہ مہنگائی ہو گئی ہے لیکن سستا کیا ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ سستے تو وہ قیدی ہو گئے جو سابقہ دور میں حکمران تھے۔

جناب سپیکر! میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا۔ سابق صدر کا افسوس ناک منظر پوری دنیا میں میڈیا نے دکھایا جس پر مجھے ایک ہی شعر یاد آتا ہے کہ:

مجھے ٹکڑوں میں نہیں جینا ہے، قطرہ قطرہ تو نہیں پینا ہے
ابھی زندہ ہوں تو جی لینے دو، بھری برسات میں پی لینے دو

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں نے کل بھی پرائس کنٹرول پر بات کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن مجھے موقع نہیں دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں صرف پرائس کنٹرول پر بات کروں کیونکہ میری کسی بھی بات پر وزیر قانون اپنے کان نہیں دھرتے۔

جناب سپیکر! مجھے اس ایوان اور وزیر قانون سے یہ گلہ ہے کہ جو بات بھی اس ایوان میں کی جاتی ہے اُس پر کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جو implement نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ہم جو بات بھی ایوان میں کرتے ہیں جس پر آپ رولنگ دیتے ہیں لیکن اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا لہٰذا ایوان میں کی گئی ہر بات پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات پرائس کنٹرول پر کرتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹماٹر -/300 روپے کلو، پیاز -/120 روپے کلو اور لہسن -/500 روپے کلو ہے لہٰذا اس پر ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہئے کیونکہ قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے غریب آدمی جس طرح پس اور مر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں اگر دو مہینے مزید یہی حالات رہے تو پھر غریب آدمی ضرور مر جائے گا۔ اس پرائس کنٹرول پر جس قسم کی سیاست ہو رہی ہے وہ قطعاً نہیں ہونی چاہئے۔ اگر آپ لوگوں کو اس طریقے سے ہراساں کریں گے اور لوگوں پر پرچے دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام اس حکومت کے لئے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بعد میں یہ سب بھگتنا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ پچھلے دنوں دو دن ہمارے بازار بند رہے لیکن کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ بازار اس لئے بند رہے کیونکہ پرائس کنٹرول کی وجہ سے تقریباً پانچ سے دس پرچے درج ہوئے تھے، لوگوں کو گرفتار کیا گیا، لوگوں کو ہراساں کیا گیا اور غریب آدمی کی ریڑھیوں کو توڑ دیا گیا جس پر وہ -/500 روپے کا سامان لگاتا ہے۔ صرف اور صرف اس لئے ریڑھیوں کو توڑا گیا کیونکہ وہ (ن) لیگ کے supporter تھے اور مجھے ووٹ دیا ہے لہٰذا آپ اس بات پر انصاف کریں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ایسی باتیں کر کے تھک گیا ہوں کہ ہمیں انصاف چاہئے۔ ہم priority نہیں چاہتے کہ آپ ہمارے خلاف پرچے ختم کروائیں۔ اگر کوئی بندہ غلط کام کر رہا ہے تو میں خود اس بات کا حامی ہوں کہ اس کے خلاف قانونی طور پر کارروائی ہونی چاہئے لیکن وہ آدمی جو کچھ بھی نہیں کر رہے اُن کے خلاف پرچے درج ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ریڑھی والے کو 15 ہزار روپے fine کریں گے تو وہ مر جائے گا۔ اُس ریڑھی والے نے نہ جانے کس طریقے سے سبزی یا فروٹ لیا ہے۔ -/250 روپے سیب کا ریٹ اور کیلا -/150 روپے درجن ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کیلے کا ریٹ -/50 روپے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اُن کو بات کرنے دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے کل بھی اِن سے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں اور wind up کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اُن غریبوں کے خلاف ناجائز پرچے ہوئے۔ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا لیکن اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ آپ جو بات کرتے ہیں اُس پر عملدرآمد ہو۔ ہم -/300 روپے کلو ٹماٹر نہیں خرید سکتے اس لئے نہیں خرید سکتے کہ اگر ہم -/300 روپے کے ٹماٹر لیں گے تو ہماری ساری تنخواہ ٹماٹروں پر لگ جائے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talks اُن کو بات کرنے دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ کا صرف ایک منٹ اور لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پہلے بھی سپیکر صاحب نے جناب محمد بشارت راجا کو دو تین دفعہ بڑی clear Ruling دی اور آپ نے بھی دی لیکن انہوں نے کوئی عملدرآمد نہیں کیا۔ جن لوگوں کے آپ نے گھر گرائے تھے وہ بھی مر گئے ان میں سے کئی لوگ فوت ہو چکے ہیں لیکن اس حکومت نے ان لوگوں کو گھر بنا کر نہیں دیئے۔

جناب سپیکر! میرے ساتھ جناب محمد بشارت راجا نے دو میٹنگز بھی کیں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اب جن لوگوں کی ریڑھیاں توڑی جا رہی ہیں، جن پر پرائس کنٹرول کے پرچے ہو رہے ہیں، ان کا کون پوچھنے والا ہے اس حکومت نے پوچھنا ہے؟ ہم تو نہیں پوچھ سکتے کیونکہ ہمارے تو بس میں ہی نہیں ہے۔ میرے بھائی نے تھانہ فون کیا تو اس کے خلاف پرچہ ہو گیا کہ ایس ایچ او نے کہا "اس نے مجھے گالیاں دی ہیں" اس کے خلاف پرچہ دیا جائے۔ ناجائز پرچے دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم تو ڈرتے ہوئے تھانیدار کو فون نہیں کرتے، ڈی پی او کو فون نہیں کرتے کہ اگر ان کے پاس فون کریں گے تو ہمارے خلاف پرچہ ہو جائے گا تو یہ پرائس کنٹرول کی جو باتیں ہیں ہم کس کو بتائیں؟

جناب سپیکر! وزیر قانون تو میری بات سنتے ہی نہیں ہیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ وہ بات کیوں نہیں سنتے لیکن ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور وہاں پر لوگوں پر جو ناجائز پرائس کنٹرول کے پرچے ہو رہے ہیں اس کے خلاف تھوڑی سی رولنگ دے دیں اور خدارا اس پر تھوڑا سا عملدرآمد بھی کروائیں۔ اگر عملدرآمد نہیں ہو گا تو میرے حلقے کے لوگ جو ہیں وہ غریب ہیں اور وہ کوئی اتنے بزنس مین نہیں ہیں تو مہربانی کریں کیونکہ ہم تو آپ کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم -/300 روپے کلو گرام والا ٹماٹر -/50 روپے میں ملے، پیاز ہمیں -/20 روپے کلو گرام ملیں اور وہاں سے رپورٹ منگوا لیں اور دیکھیں کہ وہ پرچے ناجائز کیوں درج ہو رہے ہیں۔ وہ اس لئے ہو رہے ہیں کہ وہ لوگ (ن) لیگ کے سپورٹر ہیں اور انہیں pin point کر کے ان پر پرچے درج کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، آغا علی حیدر! جناب محمد بشارت راجا! وقت کم ہے اس لئے اگر اپوزیشن کو زیادہ وقت دے دیا جائے تو کیا خیال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! وہاں سے رپورٹ منگوا لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور پھر اس پر بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آغا علی حیدر کے معاملے کو دیکھ لیجئے اور ان کے reservations کو دور کر دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کروایا ہے لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ والے شاید ڈرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قہقہہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے توجہ دلاؤ نوٹس ملا ہی نہیں اور میں کس چیز کی رپورٹ منگواؤں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروایا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے تو کاپی نہیں ملی۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! شاید اسمبلی کے لوگ جناب محمد بشارت راجا سے ڈرتے ہیں اس لئے انہیں نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ اس کی کاپی مجھے دے دیں میں جناب محمد بشارت راجا کو دے دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! کوئی ڈرتا ہوا میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہی نہیں دیتا تو میں کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں چیک کر لیتا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! مجھ پر کوئی رحم کریں کیونکہ میں بڑا رحم والا بندہ ہوں اس لئے مجھ پر رحم فرمایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر جن خدشات کا اظہار کر رہے ہیں یہ پرچے اور دوسری چیزیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کوئی ایسی صورتحال نہیں ہے کیونکہ ہمارے وہاں سے وفاقی وزیر داخلہ ایم این اے اعجاز شاہ ہیں

اور وہ تمام لوگوں کا خیال رکھ رہے ہیں۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ معزز ممبر کی ان کے ساتھ شاید understanding نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ منتخب شدہ ہیں اور پورے حلقے کا انہوں نے خیال رکھا ہوا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہی تو مسئلہ ہے کہ وزیر داخلہ سے جناب محمد بشارت راجا ڈرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اعجاز شاہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور پورے حلقے کا خیال رکھے ہوئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ جناب محمد بشارت راجا کو کہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! تشریف رکھیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا کو کہہ دیں کہ وہ رپورٹ منگوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! میں نے آپ کے سامنے جناب محمد بشارت راجا کو کہہ تو دیا ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

خاک اڑتی ہے خون برستا ہے یہی رستہ ہمارا رستہ ہے
اور بہہ رہا ہے فراز صدیوں سے پانی مہنگا ہے خون سستا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ to the point بات کروں تاکہ میں اپنے بھائی میاں محمد اسلم اقبال کو assist کر سکوں نہ کہ resist کروں۔ ایسے دور میں جہاں کتے کے لئے ویکسین موجود ہو اور انسان کے لئے ویکسین موجود نہ ہو، جہاں پر روشنی ہم نے بینائی چھین لے اور گناہ ہم سے دعائیں چھین لیں، مشینیں ہم سے مروت چھین لیں وہاں پر آج۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آغا علی حیدر! جان دیو تسی بیٹھو ایہہ کی کر رہے او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں اور I will take only two or three minutes. کہ ایک سال میں کس طرح سے مہنگائی ہو گئی اس حوالے سے میں تھوڑا سا تقابلی جائزہ میاں محمد اسلم اقبال کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! 18۔اگست 2018 کو جب نگران حکومت ختم ہوئی تو اس وقت ڈالر -/123 روپے کا تھا اور اب -/169 روپے کا ہے۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ 2018 میں پٹرول 18۔اگست کو -/95 روپے فی لٹر ہے جو کہ اب -/118 روپے لٹر ہے۔ قرضوں کے متعلق بار بار کہہ رہے ہیں اور اس پر بات ہو رہی ہے تو وہ قرضے 30 ہزار ارب ڈالرز تھے جو کہ اب ایک سال میں 37 ہزار ڈالرز لئے گئے۔ سٹاک مارکیٹ اس وقت 42446 پوائنٹس تھی جو کہ اب 28764 پوائنٹس ہے۔ سونا اس وقت 54 ہزار روپے تولہ تھا جو کہ سونا 89 ہزار روپے تولہ ہے۔ روٹی چھ روپے کی تھی جو کہ اب -/10 یا -/12 روپے کی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"روٹی -/10 روپے کی تھی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران interrupt نہ کریں کیونکہ منسٹر صاحب notes لے رہے ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی چینی کی بات کروں گا تو پھر یہ نکتہ چینی کریں گے۔ چینی اس وقت -/60 روپے فی کلو گرام تھی جو کہ اب -/80 روپے فی کلو گرام ہے۔ گھی -/180 روپے کا تھا جو کہ اب -/220 روپے فی کلو گرام ہے۔ دال چنا -/95 روپے تھی جو اب -/120 روپے فی کلو گرام ہے۔ چاول -/100 روپے فی کلو گرام تھے اور اب یہ -/120 روپے فی کلو گرام ہیں۔ آج کی تازہ قیمت ٹماٹر کی -/300 روپے فی کلو گرام ہے، آلو -/80 روپے فی

کلو گرام ہے، پیاز -/100 روپے فی کلو گرام ہے۔ ادرک -/400 روپے فی کلو گرام ہے اور تھوم -/320 روپے فی کلو گرام ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "غلط ہے" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! انہیں روکیں ورنہ میں نے انہیں suspension کرنے کی رولنگ دے دینی ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

(اس مرحلہ پر جناب محمد بشارت راجا کی طرف سے
معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کو خاموش رہنے کی ہدایت)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سبز مرچ اس وقت -/200 روپے فی کلو گرام تھی جو کہ آج -/220 روپے فی کلو گرام ہے تو میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ when the concurrent list was abolished اٹھارہویں ترمیم جب ہوئی تو اس کے بعد this is the fundamental duty of the provinces کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کریں۔

جناب سپیکر! میری معزز وزیر سے گزارش ہو گی وہ اپنی کوشش کرتے ہوں گے لیکن اس میں بہت سارے ایسے محرکات ہیں کہ جو مہنگائی کو دن بدن بڑھاتے جا رہے ہیں تو ان محرکات پر قابو پانے کی ضرورت ہے وگرنہ اگر ہم ایک دوسرے پر اسی طرح تنقید کرتے رہے تو جو عام آدمی ہے وہ پس جائے گا۔ جس طرح میں نے پہلے request کی تھی کہ اس کا جسم اور روح کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک میڈیکل سٹور پر گیا تو وہاں پر دو بچے اپنی والدہ کی میڈیسن لینے کے لئے آئے۔ جب انہوں نے شوگر کی میڈیسن کی قیمت پوچھی تو وہ -/447 روپے کی تھی لیکن ان کے پاس -/395 روپے تھے تو وہ بے چارے وہاں سے چلے گئے کیونکہ ان کے پاس پیسے پورے نہیں تھے۔

جناب سپیکر! آج انہوں نے ابھی کیا کیا ہے کہ بجلی ایک روپے 80 پیسے فی یونٹ بڑھا دی ہے اور آج ایک نیا کام انہوں نے کیا ہے کہ جس کا directly غریب پر اثر پڑے گا کہ کل انہوں نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے کہ جتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کی جتنی لیبارٹریز ہیں ان کے ٹیسٹ

ہر بندہ اپنی فیس دے کر کرواتا ہے۔ جب پٹرول بڑھے گا، جب ڈالر بڑھے گا تو اس کا direct effect غریب اور common man پر پڑے گا۔ ہم یہاں پر اس لئے آئے ہیں کہ ہم common man کی بات کریں اگر ہم اس کی بات نہیں کرتے تو ہم ناانصافی کرتے ہیں، یہ ہم اپنے ساتھ بھی ناانصافی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ تقابلی جائزہ پیش کرنا چاہتا تھا جو میں نے آپ کے اور قابل احترام منسٹر صاحب کے سامنے رکھا ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو غلط القابات سے پکارتے رہیں گے تو پھر اس سے کام نہیں بنے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

غریب شہر تو فاقے سے مر گیا عارف
امیر شہر نے ہیرے سے خودکشی کر لی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کو wind up کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ابھی تو کافی سارے لوگ رہتے ہیں۔ منسٹر صاحب کی wind up speech سوموار کو رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سوموار کو possible نہیں ہو گا کیونکہ سوموار کو ہم legislation لے کر آ رہے ہیں۔ سوموار کے بعد پھر ایک دن اور رکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سوموار کے بعد ایک دن اور رکھ لیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب نماز کی بریک کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب مزید ایک دو ممبران کی speech کروا لیتے ہیں۔ جناب عمار صدیق خان! وہ تشریف نہیں رکھتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں نے بہت مختصر بات کرنی ہے مجھے موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں پورے ایوان کے سامنے دو تجاویز رکھنا چاہتا ہوں اور میری جناب محمد بشارت راجہ سے بھی گزارش ہو گی کہ وہ میری بات پر توجہ فرمائیں۔ مہنگائی کے حل کے بارے میں میری ایک تجویز یہ ہے کہ جو ہمارے زمیندار ہیں ان کے لئے کوئی ایسا قانون بنایا جائے کہ جس زمیندار کے پاس پانچ ایکڑ رقبہ ہے تو وہ اس رقبے کی چار کنال پر سبزی اُگائے۔

جناب سپیکر! دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر ایکڑ پر چار درخت لگائے جائیں۔ جناب محمد بشارت راجا اگر اس پر غور فرمائیں اور ایسا قانون بنا لیں کہ اگر کسی کے پاس دس ایکڑ رقبہ ہو وہ ایک ایکڑ پر سبزی لازمی کاشت کرے تاکہ وہ خود بھی کھائے اور دس گھروں کو بھی کھلائے۔ یہ میں دو تجاویز اس مہنگائی کے حوالے سے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اگر ہم یہ کام سدا بہار کے لئے کر جائیں گے تو اگلی آنے والی نسلیں بھی اس کو یاد رکھیں گی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریمo

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ میں کسی جھگڑے والی بات میں نہیں پڑوں گا میں صرف چند تجاویز دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال! ماشاءاللہ کل بھی آپ نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں نے یہی کہا تھا کہ کام چلنے دینا چاہئے۔ میں ایک بات ضرور کروں گا اس پر آپ اور ہمارے دوست ناراض نہ ہونا۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی پارٹی اور آپ کی قیادت نے عوام کو بڑی high hopes دی تھیں۔ لوگ بھی کہتے تھے کہ اب اس ملک کے اندر دودھ کی نہریں بہہ جائیں گی اور حالات بہت ٹھیک ہو جائیں گے۔ یقین مانیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ ان کے ایک بندے نے بڑی سچی بات کی تھی جس کا نام اسد عمر ہے وہ دوبارہ کیبنٹ میں آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ تو لوگوں کی چیخیں نکلیں گی بعد میں معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ان کی وہ بات سچی ثابت ہو گئی۔ پورے ملک کے اندر لوگوں کی چیخیں نکل گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کو ٹھیک کرنے کے لئے میں دو تجاویز پیش کروں گا۔ ایک تو یہ مینجمنٹ ٹھیک کر لیں کیونکہ ان کی مینجمنٹ بہت poor ہے۔ اس قسم کے حالات پہلے بھی صوبے میں ہوتے رہے ہیں لیکن صوبے کا وزیر اعلیٰ جس کا نام میاں محمد شہباز شریف تھا جب وہ باہر نکلتا تھا تو بڑے سے بڑے افسر کی ٹانگیں کانپتی تھیں اور لوگ کہتے تھے کہ وزیر اعلیٰ آ گیا ہے۔ جب پرائس کنٹرول نہیں ہوئی تو کمشنر تبدیل ہوئے، ڈی سی تبدیل ہوئے۔ اگر صوبے کے اندر اس طرح کا monitoring کا نظام رکھا جائے گا تو پھر آپ کے حالات ٹھیک ہوں گے۔

جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو effective بنایا جائے۔ پنجاب کے اندر ایسا check رکھا جائے اور دیکھا جائے کہ کس ضلع کے اندر قیمتیں اوپر جا رہی ہیں اور وہاں قیمتیں درست کیوں نہیں ہو رہی ہیں؟ کیا وہاں پر ڈی سی کام نہیں کر رہا ہے، مارکیٹ کمیٹی کام نہیں کر رہی ہے اور کون کام نہیں کر رہا ہے؟ اس کو taken to task لیا جائے تاکہ حالات بہتر ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں long term planing کے متعلق بات کروں گا۔ کیا منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون notes لے رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ جب تک پروڈکشن نہیں بڑھے گی اُس وقت تک ہمارے حالات ایسے ہی رہیں گے۔ ابھی ایگریکلچر کے دوست بہت اچھی باتیں کر رہے تھے۔ ان سے پہلے معزز ممبر نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے کہ ہمیں صوبے کے اندر فی ایکڑ پیداوار بڑھانی چاہئے۔ یہ زرعی صوبہ ہے، یہاں بہترین نہری نظام ہے، بہترین اور محنتی کاشتکار ہے۔ فی ایکڑ پیداوار ایک سے پانچ من کا ٹارگٹ رکھا جائے کہ ہم نے گندم کی پیداوار بڑھانی ہے، ہم نے گنے کی پیداوار بڑھانی ہے، ہم نے سبزیوں کی پیداوار بڑھانی ہے۔ ہم ساری فصلوں کا ایک تا پانچ من کا ٹارگٹ رکھیں کہ ہم نے اس کو کر کے دکھانا ہے۔ جب یہ کر کے دکھائیں گے تو ہم ان کو appreciate کریں گے۔ جب تک پروڈکشن نہیں بڑھے گی حالات اِسی طرح رہیں گے کیونکہ ڈیمانڈ اور سپلائی کا مسئلہ ہے۔ اگر ڈیمانڈ زیادہ ہو گی اور سپلائی نہیں ہو گی تو پھر حالات خراب ہی رہیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب اتنی زیادہ advancement ہو گئی ہے اور اتنا انفارمیشن کا دور آ گیا ہے تو کیا یہ نہیں پتا چلایا جا سکتا کہ ٹماٹر مہنگے ہونے والے ہیں لہٰذا ہمیں کسی جگہ سے import کرنا چاہئے؟ اس کا اب خیال آیا ہے جب ٹماٹر کی قیمت -/300 روپے کلو ہو گئی ہے حالانکہ اس کی planning پہلے ہی کرنی چاہئے تھی، اس کو preplan کرتے اور باہر سے منگوا لیتے۔ ایسا سسٹم بنائیں کہ اس کو calculate کیا جائے کہ کون سی فصل صوبے کے اندر کم ہو رہی ہے اور ہم نے کس طرح سے demand کو meet کرنا ہے؟ وقتی طور پر چیزیں باہر سے بھی منگوائی

جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد export avenues کھولیں۔ یہ مسئلہ ابھی تک ہے، اس میں ہم بھی شامل ہیں، ہماری حکومت بھی شامل رہی ہے۔ اگر گندم زیادہ پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے لئے export avenue کوئی نہیں ہے اور جب کم ہوتی ہے تو پھر ہمیں باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ ہمیں export avenue بھی باہر کھولنے چاہئیں کہ اگر ہماری کوئی فصل زیادہ ہو جائے تو اس کو export کس طرح سے کرنا ہے۔ سارے ملکوں کے اندر جو ہمارے کمرشل اتاشی ہیں وہ manage کریں کہ ہماری گندم باہر فروخت ہو سکے۔ خاص طور پر صوبہ پنجاب میں پھل بہت اچھا ہوتا ہے اس کو کس طرح سے export کیا جائے۔ کم از کم ہماری پروڈکشن کی consumption ٹھیک ہو سکے۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات جو سب سے اہم ہے اور ابھی میرے بھائی بھی کر رہے تھے۔ جب تک آپ farmer کو establish نہیں کریں گے اور اس کو facilitate نہیں کریں گے اس وقت تک معاملات اسی طرح رہیں گے۔ اس وقت farmer کی حالت یہ ہے، میں خود farmer ہوں اس لئے برملا کہہ رہا ہوں کہ ہمارا کوئی کاشتکار اپنے بیٹے کو کاشتکار نہیں بنانا چاہتا۔ آپ دیکھیں کہ جو وکیل ہوتا ہے اس کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا وکیل بن جائے، جو جج ہے اس کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا جج بن جائے، جو تاجر ہے اس کی بڑی خواہش ہے کہ میرا بیٹا بے شک نہ پڑھے مگر تاجر بن جائے۔ کوئی زمیندار یہ نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا زمیندار ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ میرا بیٹا کہیں نائب قاصد ہو جائے، کوئی سرکاری ملازم ہو جائے لیکن اس پیشے سے نکل جائے کیونکہ یہ پیشہ منافع والا نہیں رہا۔ اگر آپ اس کو profitable پیشہ نہیں بنائیں گے تو لوگ اس میں سے نکلتے جائیں گے اور یہ پیشہ downward ہی چلتا جائے گا۔ ساری دنیا میں ایگریکلچر سبسڈی پر چل رہا ہے لہٰذا آپ اس کو subsidize کریں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر گندم -/1500 روپے من ہو اور آپ آٹا ہزار روپے من دیں تو وہ کیسے دیا جا سکتا ہے؟ اس کے حل کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو آپ farmer کو inputs سستی قیمت پر دیں، آدھی قیمت پر دیں اور اس کو subsidize کر کے دیں تا کہ اس کو فصل کی پوری قیمت ملے۔ ساری دنیا میں ایگریکلچر subsidize چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ زمیندار جو ڈیزل استعمال کرتا ہے اس کو کوئی رعایت نہیں ملتی لہذا اُس کی billing کم کی جائے اور اس کو subsidized rate پر بجلی مہیا کریں تاکہ اس کو آسانی پیدا ہو۔ میری ساری عمر اس میں گزری ہے سنا یہی تھا کہ جتنے اچھے حکمران ہوتے ہیں ان کا یہ فارمولہ ہوتا تھا کہ اگر حکمرانی کرنی ہے تو روٹی سستی کی جائے۔ اتاترک نے کہا تھا کہ حکومت اس طرح نہیں ہو سکتی کہ روٹی مہنگی ہو جائے۔ جو حکمران روٹی سستی نہیں کر سکتا وہ حکمرانی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم ان سے positive باتیں کرتے ہیں، یہ ان کو سنا کریں، ان کو نوٹ کیا کریں اور ان پر عمل بھی کیا کریں۔ آپ کا بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The House is adjourned to meet on Monday the 25th November 2019 at 3:00 PM.